اعراب کی فروگذاشتیں بہت کھٹکتی ہیں، اہمیت کے پیش نظر ان کی صحت پر مزید توجہ کی ضرورت تھی، چند اغلاط بطور نمونہ، ص ۸۰ پر اَطْیَب کو اطّیب، رحمۃ للعالمین کو ہر جگہ رحمۃ اللعالمین (ص ۵۹، ۱۱۱، ۱۹۱ وغیرہ) ص ۲۷۸، تُرِدْنَ الحیوٰۃ الدنیا کو نَرَدْنَ ......ص ۲۳۰ ذَکَرَکَ الذاکرون اور ذِکرِک الخافلون کو ذَکرہٗ اور ذِکرِہ، ص ۳۳۷، جَزَی اللہ کو جَزی، لکھا گیا ہے، ص ۸۷ پر دیئے گئے حوالے میں کئی اغلاط ہیں، ''مراجع الکتب'' کی بجائے ''مراجع وکتب'' یا مراجع و مآخذ'' ہونا چاہیے۔

ان فنی باتوں سے قطع نظر، زیر تبصرہ کتاب نئی نسل کے لیے سیرت طیبہ کا ایک پورا نقشہ جامع، دلچسپ مؤثر اور سہل انداز میں پیش کرتی ہے اور خوب صورت سرورق، دلکش کمپوزنگ، عمدہ کاغذ اور جاذب نظر گرد پوش کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے۔

نام کتاب: حیات مسیح اور ختم نبوت

مؤلف: نور محمد قریشی

ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف سیرت اسٹڈیز، بیت الحکمت، لاہور۔

تقسیم کنندہ: کتاب سرائے، پہلی منزل، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور

صفحات: ۱۳۷

قیمت: ۹۰ روپے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ محمد ثانی (کراچی)

سید عرب وعجم، داعی اعظم، نبی خاتم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبین، سید المرسلین بنا کر مبعوث فرمایا، ''ختم نبوت'' آپ ﷺ کی پیغمبرانہ خصوصیات میں بنیادی نوعیت کا حامل عقیدہ ہے، قرآن وسنت میں اس حوالے سے بے شمار دلائل واحکام موجود ہیں، ''عقیدۂ ختم نبوت'' اسلامی تاریخ کے ہر دور میں امتِ مسلمہ میں بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے، خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے رسالت مآب ﷺ کے وصال کے بعد منکرین و مدعیانِ نبوت کے خلاف جہاد کر کے اس فتنے کی سرکوبی فرمائی۔ بعد ازاں اسلامی تاریخ کے ہر دور میں مسلم امہ نے منکرین ختم نبوت یا مدعیانِ نبوت کو کافر گردانا اور ان کا ہر سطح پر محاسبہ کیا، برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو ہر مکتبۂ فکر کے علما نے اس کے باطل عقائد اور نظریات کا ہر سطح پر محاسبہ کیا اور بالآخر تاریخی اور طویل جدوجہد کے نتیجے میں

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں کافر ومرتد قرار دیا گیا اور آئین پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس فتنے کی سرکوبی کی گئی۔

حیاتِ مسیحؑ اور ختم نبوت نورِ محمد قریشی کی ایک قابل قدر علمی کاوش ہے، اس کتاب میں فاضل مؤلف نے اس موضوع پر علمی بحث کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے اس باطل نظریئے کی تردید کی ہے کہ مسیح علیہ السلام کی اس دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کا مقصد اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ (نعوذ باللہ) نبوت کی دروازہ کھلا ہے، انہوں نے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دنیا میں تشریف آوری کا نظریہ عقیدۂ ختم نبوت کو متاثر نہیں کرتا۔

یہ کتاب درحقیقت مولانا قمر احمد عثمانی کے ایک رسالے کا علمی جائزہ ہے جس میں مولانا عثمانی نے رفع سما کے بعد نزول مسیحؑ کو ختم نبوت کے خلاف تصور کیا ہے، پیش نظر کتاب میں فاضل مؤلف نے وہ علمی اسلوب اختیار کیا ہے جس سے ایک طرف قمر احمد عثمانی کے باطل موقف کا رد ہوتا ہے تو دوسری جانب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے باطل نظریئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ایک مخصوص تصور کا بھی ابطال ہو جاتا ہے۔

جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر نے پیش لفظ میں بالکل درست کہا ہے کہ ''اہل اسلام کو محترم نور محمد قریشی صاحب کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے حیاتِ مسیحؑ اور ختم نبوت پر مناظرانہ اسلوب کی بجائے اس موضوع کو ایک علمی، تحقیقی اور تجزیاتی اسلوب سے واضح کر کے جمہور مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو تقویت دی ہے، اس سے جہاں مولانا قمر احمد عثمانی کے موقف کی تردید ہوتی ہے، وہاں کسی قادیانی مصنف کو اپنی مطلب براری کے لئے اس پرزور اور مدلل استدلال کے بعد ان کے غیر علمی اور غیر منطقی اسلوب سے کوئی مدد نہ مل سکے گی''۔

بہرکیف جناب نور محمد قریشی کی یہ علمی کاوش قابلِ ستائش ہے، انہوں نے یہ کتاب لکھ کر گویا منکرینِ ختم نبوت کے خلاف علمی اور قلمی جہاد کیا ہے، اور دلائل و براہین کی روشنی میں مسئلہ حیاتِ مسیحؑ اور عقیدۂ ختم نبوت پر علمی اور مدلل بحث کی ہے، جس سے حیاتِ مسیحؑ اور نزول مسیحؑ کے حوالے سے اٹھائے گئے بے بنیاد اعتراضات وشبہات کے ازالے اور منکرینِ ختم نبوت کے افکار و نظریات واقفیت اور اس کی تردید میں بھرپور مدد ملے گی۔ کتاب خوبصورت دیدہ زیب انداز میں شائع ہوئی ہے۔